UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol.05 | Issue 02 |January –June 2022
DOI:

مولانا سید نصیب علی شاہؒ کی علمی وسیاسی خدمات کا تجزیاتی مطالعہ

Analytical Study of Educational and Political Services of Maulana Syed

Faiz ul islam
PhD scholar Abdul Wali Khan University Mardan, K.P
Email: faizulislam260@gmail.com

Dr Sohail Anwar
Lecturar Department of islamic studies,
Abdul Wali Khan university Mardan,K.P
Email: sohail_anwar@awkum.edu.pk
DOI:

Abstract:
There are many experts to play a role in their repective field for the construction and development in any society, there must be a good doctors, engineers,industrialists,businessman and farmers, the preaching of religion is undoubtedly a very important and noble task, The rule Of Shariah is not matter for a common man rather than the Scholar interpretation,.it is also very important to have scholars to complete the society.Molana syed naseeb ali shah also among them, he is graduated from jamia Haqqania Akora khattak.He held several conferences in the field of jurisprudence and have also services in the field of politics a area.so today we are presented to analytical review on the services of Maulana Syed Naseeb Ali shah.

Keywords: *syed Naseeb ali sha, jamia haqqania, jurisprudence,politics.*

ا-تمہید

معاشرے میں ہر کسی کا اپنے شعبوں میں کردار رہا ہے۔چاہے، وہ ڈاکٹر ہو، چاہے انجینیر ہوں، اور چاہے کوئی تاجر ہو۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے علمائے کرام کو ہر قسم کی صفات سے نوازا ہے ۔اُن میں ایسی صلاحیتیں پیدا کی ہیں۔ جو لوگوں کو حیرت میں ڈال دیتی ہیں۔ اس وجہ سے آج جس شخصیت کی بات کرنے جارہے ہیں۔ اُنہوں نے بھی اپنی زندگی کو جدوجہد اور کوشش پر یقین رکھا ہے۔ آپ نے پاکستان کے مختلف شہروں میں

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol.05 | Issue 02 |January –June 2022
DOI:

مختلف کانفرنسز کا انعقاد کرایا۔ جن کو فقہی کانفرسز کا نام دیا گیا۔ اس کے علاوہ آپ کئی کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔ آپ کی ان خدمات کا تجزیاتی مطالعہ پیش کیا جائے گا۔

۲۔سلسلہ نسب

آپ کا سلسلہ نسب کچھ اس طرح ہے۔ سید نصیب علی شاہ بن سید میر عبد اللہ شاہ بن سخی حیدر شاہ بن میر سعد اللہ شاہ بن میر شہباز شاہ بن حافظ سید خان بن محمد شاہ بن سید موسی شاہ بن سید درویش بن سید بلاقی شاہ بن سید طاہر شاہ۔[۱]

۳۔پیدائش

آپ کا پورا نام سید نصیب علی شاہ صاحب تھا۔ لیکن عوام الناس میں شاہ صاحب کے نام سے مشہور تھے۔ آپ ۱۹۵۵ء کو مولانا سید میر عبد اللہ شاہ کے ہاں ضلع بنوں کے علاقے نار جعفر میں میں پیدا ہوئے۔

۴۔ابتدائی عصری ودینی تعلیم

آپ نے عصری تعلیم کی ابتداء اپنے علاقے کے پرائمری سکول سے شروع کی۔ پرائمری کے بعد ہائی سکول میں داخلہ لیا۔ اور میٹرک تک اسی سکول میں پڑھتے رہے۔ اسی طرح دینی علوم کی ابتداء بھی اپنے علاقے کے ایک دینی مدرس سے شروع کیا۔ جبکہ بقیہ علوم کی تحصیل کے لئے مولانا اصلاح الدین صاحب کے مدرسے دارالعلوم اسلامیہ لکی مروت میں داخلہ لیا۔ اور یہاں تین سال تک علم کی پیاس بجھاتے رہے۔ آخر میں ایشیاء کی عظیم اسلامی درسگاہ جامعہ حقانیہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کا انتخاب کیا۔ اور دورہ حدیث تک اسی جامعہ میں پڑھتے رہے۔ آپ کی سن فراغت ۱۹۷۸ء میں ہوئی۔[۲]

۵۔دورہ تفسیر القرآن

آپ نے طالب علمی کے زمانہ میں ہی مفسر القرآن مولانا عبد الہادیؒ (شاہ منصور باباجی) سے صوابی شاہ منصور میں قرآن مجید کی تفسیر پڑھی۔

۶۔درس وتدریس

۱۹۷۸ء میں فراغت کے بعد اپنے علاقے نار جعفر (بنوں) تشریف لائے۔ اور درس وتدریس کا آغاز کیا۔ اور اس کے بعد پنجاب کے شہر فیصل آباد تشریف لے گئے۔ اور وہاں عربی کے کچھ کورسز میں داخلہ لیا۔ زمانہ طالبعلمی ہی سے آپ محنتی اور قابل تھے۔ آپ نے طالبعلمی ہی میں اپنی محنت اور کوشش سے ماہنامہ افکار طلباء کا اجراء کیا۔ آپ فراغت کے بعد دین کی اشاعت میں مصروف تھے۔ کہ جامع العلوم الاسلامیہ کے بانی و مہتمم میاں جلال الدین رحمہ اللہ نے زرگری میں تدریس کی دعوت دی۔ اور اس طرح ۱۹۷۹ء-۱۹۸۷ء تک جامعہ زرگری میں تدریسی و

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol.05 | Issue 02 |January –June 2022
DOI:

انتظامی خدمات سرانجام دیتے رہے۔اور احادیث کی کتابیں پڑھائی۔اسی وجہ سے آپ کو استاد الحدیث کالقب دیا گیا۔ آپ اکثر سفر وحضر میں میاں جلال الدین صاحب کے ساتھ ہوتے۔اس وجہ سے وہ آپ نے اسلامک ریسرچ سنٹر زرگری میں وسیع خدمات سرانجام دیئے۔اور ۱۹۸۱۔۱۹۸۷ء تک اسلامک ریسرچ سنٹر کے نائب صدر اور انچارج رہے۔اسی دورانیے میں مختلف مجلات بالخصوص "نہضۃ اللغہ العربیہ "کے بھی ایڈیٹر رہے۔[٣]

۷-جامعہ المرکز الاسلامی بنوں کا قیام

جامعہ المرکز الاسلامی کی بنیاد ۱۴۰۷ھ بمطابق ۱۹۸۷ء کو رکھی گئی۔اس کا شمار بھی ملک کے ممتاز اداروں میں ہوتا ہے۔[٤] جس میں تخصص فی الفقہ والافتاء کے علاوہ درس نظامی کے اسباق پڑھائے جاتے ہیں۔جبکہ تحفیظ القرآن و التجوید کا شعبہ بھی ہے۔اس کے علاوہ المدرسہ الاسلامیہ للبنات،دار المحبہ للایتام اور شعبہ اسلامی ترقیات شامل ہیں۔جبکہ عصری علوم میں المرکز پبلک سکول جو کہ مروجہ سرکاری سکول نصاب کے ساتھ ساتھ بچوں کو بنیادی اسلامی تعلیم بھی فراہم کرتا ہے۔[٥]

۸-مشہور اساتذہ کرام

(۱) شیخ الحدیث مولانا عبد الحق صاحبؒ[٦]

(۲) شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین غور غوشتوی صاحبؒ[٧]

(۳) مفتی فرید صاحبؒ[٨]

(۴) شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحبؒ[٩]

۹-وفات

آپ کی وفات ۲۲ جنوری ۲۰۰۷ء کو ہوئی۔آپ کے جنازے میں مولانا انوار الحق صاحب[١٠] اور مولانا حامد الحق حقانی صاحب نے جامعہ حقانیہ کی طرف سے شرکت فرمائی۔

۱۰-سیاسی خدمات

آپ زمانہ طالبعلمی ہی سے سیاست سے وابستہ رہے۔اور جمعیت طلباء اسلام کے رکن رہے۔اور پڑھائی کے ساتھ ساتھ جمعیت کی خدمت اور دین کی پرچار بھی کرتے رہے۔اور مختلف مواقع پر عوام میں سیاسی اور جمہوری شعور پیدا کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔اس دوران آپ نے قید وبند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں۔اس دوران آپ جمعیت علماء اسلام میں کئی عہدوں پر بھی فائز ہوئے۔تقریبا سات سال تک جمعیت علماء اسلام بنوں کے جنرل سیکرٹری رہے۔اس کے بعد صوبائی سطح پر مجلس عمومی کے رکن بھی رہے۔اور اس مجلس عاملہ اور شوری کی رکنیت بھی حاصل

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol.05 | Issue 02 |January –June 2022
DOI:

کی۔ ۱۹۷۷ء میں جمعیت علماء اسلام کے قائم مقام صوبائی صدر بنے۔ اور ۱۹۹۷ء میں جمعیت علماء اسلام کے مجلس فقھی کے ناظم بھی رہے۔ ۲۰۰۲ء سے پہلے متحدہ مجلس عمل کی بنیاد رکھی گئی۔ اور اس طرح آپ جمعیت علماء اسلام ضلع بنوں کے امیر منتخب ہوئے۔ اور ۲۰۰۲ء کے انتخابات میں آپ کو جمعیت علماء اسلام کی طرف سے قومی اسمبلی کا ٹکٹ دیا گیا۔ جو آپ نے بھاری ووٹوں سے جیت لیا۔ آپ جمعیت علماء اسلام ضلع بنوں کے امیر منتخب ہوئے۔ اور ۲۰۰۲ء کے انتخابات میں آپ کو جمعیت علماء اسلام کی طرف سے قومی اسمبلی کا ٹکٹ دیا گیا۔ جو آپ نے بھاری ووٹوں سے جیت لیا۔[11]

فقہی خدمات:

12- مجلس التحقیق الفقہی کا قیام:

سید نصیب علی شاہ صاحب ایک ایسی شخصیت تھے، کہ ہر وقت دین کی خدمت میں لگے رہتے تھے۔ اور آپ کی بدولت پیچیدہ مسائل کے حل کے لئے ملک کے ممتاز محققین اور جید علماء کرام کی زیر نگرانی مجلس التحقیق الفقہی کا قیام عمل میں لایا گیا۔

13- جدید فقہی تحقیقات (مقالات: فقہی کانفرنس بنوں)

اس کتاب کی ترتیب مولانا سید نصیب علی شاہ الہاشمی اور مولانا قاری عبد اللہ صاحب نے کی ہے۔ جو کہ ۳۶۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ اور اس کو مکتبہ جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی نمبر ۱۶ سے نشر کیا گیا۔ اس کتاب پر مولانا یوسف لدھیانوی صاحب نے تقریظ لکھی ہے۔ اور اس کا مقدمہ مفتی جمیل خان صاحب نے لکھا۔

تجزیہ:

اس کتاب میں وہ مقالات شامل ہیں۔ جو ۱۹۹۶ء میں مولانا سید نصیب علی شاہ صاحب اور قاری عبد اللہ صاحب نے مفتی تقی عثمانی صاحب کے مشورہ پر ایک فقہی کانفرنس کا انعقاد کیا۔ اس کتاب پر ماہنامہ الحق میں کچھ اس طرح تبصرہ کیا گیا ہے۔ کہ اس میں ملک کے مختلف علماء کرام نے اپنے مقالے پیش کئے۔ جن میں مفتی تقی عثمانی صاحب، مفتی نظام الدین شامزئی صاحب، مفتی عبد الستار صاحب، مولانا ڈاکٹر عبد الواحد صاحب، اور مولانا فضل الرحمن صاحب کے نام قابل ذکر ہیں۔[12] کتاب میں مختلف فقہی کتب اور فتاویٰ جات سے حوالہ جات پیش کئے گئے ہیں۔

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol.05 | Issue 02 |January –June 2022
DOI:

14- فقہی مجالس اور کانفرنسز کا انعقاد

چونکہ آپ کے دل میں دین کی خدمت کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا. اس وجہ سے آپ نے ملک کے مختلف شہروں میں فقہی کانفرنسز کا انعقاد کیا۔ اور آپ نے ۱۹۹۶ء سے ۲۰۰۶ء تک تقریباچھ فقہی کانفرنسز کا انعقاد کیا۔ اور یہ کانفرنسز ملک کے مختلف شہروں میں منعقد کیے گئے۔ جس میں ناصرف اندرون ملک سے بلکہ بیرون سے بھی سکالرز، پروفیسرز اور ڈاکٹرز نے شرکت کی، بلکہ جید علماء کی سرپرستی بھی حاصل رہی۔ جس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

15- پہلی فقہی کانفرنس بنوں:

یہ کانفرنس ۱۶-۱۷ اپریل ۱۹۹۶ء کو المرکز الاسلامی بنوں میں منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں شیخ الاسلام جسٹس تقی عثمانی صاحب نے ان الفاظ کے ساتھ تائید کی۔ کہ: فقہی کانفرنس منعقد کرکے المرکز الاسلامی ایک نہایت ضروری اور مبارک کام کا آغاز کیا ہے۔[۱۳] اسی طرح مولانا نظام الدین شامزیؒ نے اس اہم کام کو تجدیدی کارنامہ قرار دیا۔[۱۴]

16- دوسری فقہی کانفرنس بنوں:

یہ کانفرنس ۱۷-۱۸ اپریل ۱۹۹۸ء کو المرکز الاسلامی بنوں میں منعقد ہوا۔ اور اس کا عنوان تھا۔ "ملت اسلامیہ کو درپیش فقہی مسائل کا حل" اور اس فقہی کانفرنس میں مختلف ڈاکٹرز، پروفیسرز اور جید علماء کرام نے اپنے اپنے مقالے پیش کئے

17- تیسری فقہی کانفرنس ایبٹ آباد:

یہ کانفرنس ۱۳ ستمبر ۲۰۰۱ء کو ایبٹ آباد میں منعقد ہوئی۔ اور اس کا عنوان تھا۔ "دور حاضر سے متعلق جدید مسائل پر بحث و تحقیق" مولانا سید نصیب علی شاہ صاحب کے دینی جذبے سے منعقد ہونے والے کانفرنسوں نے اہل علم کو اس بات کا احساس دلا دیا تھا۔ کہ روزمرہ زندگی میں پیش آنے والے مسائل کا حل تلاش کیا جائے۔ اور اس فکر اور جذبے نے مختلف ڈاکٹرز، پروفیسرز، سکالرز اور علماء کو ایک میز پر اکٹھا کیا، تا کہ ان مسائل کا حل تلاش کیا جائے، اور ایبٹ آباد فقہی کانفرنس بھی اس سلسلے کی ایک کڑی تھی۔[۱۵]

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol.05 | Issue 02 |January –June 2022
DOI:

18-چوتھی فقہی کانفرنس اسلام آباد:

یہ فقہی کانفرنس جامعہ مسجد دارالسلام میں ۱۵-۱۶مارچ ۲۰۰۳ء کو منعقد ہوئی، اس کانفرنس میں جید علماء کرام جیسے مفتی نظام الدین شامزئی۔ مولانا فضل الرحمن وغیرہ نے شرکت کی،اور اسی طرح ڈاکٹر قبلہ آیاز، ڈاکٹر محمود احمد غازی،ڈاکٹر علی اصغر چشتی،ڈاکٹر محمد یسین بٹ نے شرکت کی،اور مختلف مقالات پیش کئے۔

19-پانچویں فقہی کانفرنس پشاور:

یہ کانفرنس اوقاف ہال چارسدہ روڈ پشاور میں ۱۱-۱۲دسمبر ۲۰۰۴ء کو منعقد کی گئی۔اور اس کا عنوان تھا۔"سائنسی انکشافات اور متعلقہ فقہی مسائل" اور اس کانفرنس کا افتتاح اس وقت کے وزیر اعلی خیبر پختونخواجناب الحاج اکرم خان درانی نے کیا۔ پشاور فقہی کانفرنس میں ملک بھرسے مفتیان کرام،اور سکالرز توشریک تھے۔ لیکن اس کانفرنس کا جس شخصیت نے رونق بخشی۔ وہ ام القری یونیورسٹی مکہ مکرمہ کے ماہر فقہ استاذ علامہ عبدالرحمن بن جمیل قصاص کی خصوصی شرکت تھی،اورانھوں نے اپنا مقالہ"جدید سائنسی انکشافات اور قرآن" کے نام سے پیش کیا۔[16]

20-چھٹی فقہی کانفرنس بنوں:

یہ کانفرنس ۱۸-۱۹نومبر ۲۰۰۶ کو بنوں میں منعقد ہوئی۔ اس فقہی کانفرنس کا عنوان تھا۔"جدید میڈیکل سائنسز اور متعلقہ فقہی اصول "آج کل چونکہ سائنس و ٹیکنالوجی کا دور ہے۔اور اس نازک دور میں بعض کام ایسے ہوتے ہیں۔کہ جن کو فقہی اصولوں کے مطابق کرنا پڑتا ہے۔ مثلا انسانی اعضاء کے پیوند کاری،رویئت ہلال میں جدید سائنسی تحقیق کی شرعی حیثیت، ان سائنسی اور فقہی اصولوں کو مد نظر رکھ کر مولانا سید نصیب علی شاہ صاحب نے ایک ایسے فقہی کانفرنس کا انعقاد کیا۔کہ جس سے جدید سائنسی ٹیکنالوجی اور متعلقہ فقہی مسائل کی وضاحت ہو سکے۔اس کانفرنس کا افتتاح شیخ الحدیث ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر نے کیا۔ اور اس کانفرنس کا مہمان خصوصی مفتی اعظم جامعہ ام القری مکہ مکرمہ شیخ عبدالرحمن بن جمیل القصاص تھے۔

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol.05 | Issue 02 |January –June 2022
DOI:

21-جدید مالیات نظام کا اسلامی تصور:

یہ مولانا سید نصیب علی شاہ صاحب کی جدید مالیات نظام سے متعلق اسلامی تصور کے موضوع پر ہے۔ یہ ۳۱۹ صفحات پر مشتمل ایک ضخیم تالیف ہے۔ جس کو یکم اکتوبر ۲۰۰۶ء کو المصباح اُردو بازار لاہور سے نشر کیا گیا۔

یہ اصل میں میں اسلام آباد فقہی کانفرنس کے محققین کا جدید مالیات نظام اور اس کے درپیش مسائل کا مجموعہ ہے۔ اس کی تحقیق و تخریج مفتی نعمت اللہ حقانی صاحب نے کی ہے۔ جس کو آپ نے ایک کتابی شکل دے کر بہترین کام سرانجام دیا ہے۔

تجزیہ:

کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ یہ جدید مالیات نظام کے فقہی مسائل کا ایک بہترین مجموعہ ہے۔ جس میں مال کی حقیقت اور اسلام کا مالیاتی تصور، شخصی قانون کا تصور اسلامی فقہ کی روشنی میں، قسطوں پر خرید و فروخت کی شرعی حیثیت، اسلامی بینکاری کے مسائل اور انکے حل کی تجاویز، بلا سود بینکاری میں دشواریاں اور ان کا شرعی حل شامل ہے۔ ان مسائل کو قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور فقہی کتب اور فتاویٰ جات کو بحوالہ ذکر کیا گیا ہے۔ موضوع کو ذکر کرنے سے کے بعد ذیلی عنوانات بھی ذکر کئے گئے ہیں۔ ایک جگہ ذکر کرتے ہیں کہ اگرِ موجودہ بینکاری نظام کو تبدیل کرکے اسلامی سانچے میں ڈھالا جائے۔ تو اس سے ملک اور معاشرے پر بہت اچھے اثرات مرتب ہونگے۔ اور غربت کا خاتمہ بھی ہو جائے گا۔[۱۷] اسی طرح تامین[۱۸] کے بارے میں کہتے ہیں۔ کہ تامین کی مروجہ اسکیمیں چودھویں صدی عیسوی کے وسط میں شروع ہوئی۔ اور استعماریت کے دور میں پروان چڑھیں۔ اس وجہ سے شرعی لحاظ سے اس کی تحقیقات سابقہ اور قدیم فقہی کتب میں نہیں پائی جاتی۔[۱۹] بعض جگہ پر موضوع کو ذکر کرنے سے پہلے مقدمہ، تعارف، اہمیت اور اُس کا تاریخی پس منظر پیش کیا گیا ہے۔ احناف کے ہاں مال کی تعریفات بیان کی گئی ہیں۔ منافع کو مال تسلیم کرنے کے دلائل اور کئی وجوہات ذکر کی گئی ہیں۔ اور پھر فائدہ لکھ کر خلاصہ ذکر کیا گیا ہے۔ اسلام کے مالیاتی نظام کے مختلف پہلوؤں کو اُجاگر کیا گیا ہے۔ اور اسی طرح اسلام کے مالیاتی نظام کے رہنما اُصول کو احادیث نبویہ ﷺ کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol.05 | Issue 02 |January –June 2022
DOI:

22-مسائل الدعا والذکر

مولانا سید نصیب علی شاہ صاحب کی یہ مختصر سی مطبوعہ کتاب ۵۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ جو جامعہ المرکز الاسلامی بنوں سے ربیع الثانی ۱۴۲۳ھ بمطابق جولائی ۲۰۰۲ء میں نشر کیا گیا۔

تجزیہ:

اس کتاب میں دعا اور ذکر کے مسائل ذکر کئے گئے ہیں۔ کتاب کی ابتداء میں دعا کے معنی اور اہمیت بیان کرتے ہیں۔ قرآن کی آیات دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ حوالہ بریکٹ میں دے کر آسان اور سلیس ترجمہ کرتے ہیں۔ اس مختصر کتاب میں احادیث کا متن مصادر اصلیہ سے نقل کرتے ہیں ۔ اور اُس پر اعراب بھی لگاتے ہیں ۔ اعراب کے ساتھ ترجمہ بھی کرتے ہیں۔ جس کے ساتھ حوالہ بریکٹ میں دیا گیا ہے۔ اسکے علاوہ ذکر کے فضائل اس کی اہمیت و فضیلت احادیث نبوی کی روشنی میں ذکر کرتے ہیں۔ اور ہر حدیث کے ساتھ اس کے فوائد بھی ذکر کرتے ہیں۔ آخر میں مقامات مقدسہ اور اہم اوقات میں جامع دعائیں ذکر کرتے ہیں۔

23-سہ ماہی مجلہ المباحث الاسلامیہ:

مولانا سید نصیب علی شاہ کی خدمات کے تسلسل کا اندازہ اس بات سے لگایا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے سہ ماہی مجلہ المباحث الاسلامیہ کا اجراء کیا۔ اور یہ مجلہ سائنس و ٹیکنالوجی اور جدید مسائل کے حل اور اسلامی فکر کا ترجمان ثابت ہوا۔ مولانا سید نصیب علی شاہ اس مجلہ کے رئیس اور ڈاکٹر قبلہ آیاز چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل [۲۰] اس کے نگران تھے۔ سید نصیب علی شاہ صاحب ہر شمارہ میں اپنا مقالہ پیش کرتے تھے۔ جن میں سے کچھ درجہ ذیل ہیں۔

۱- صوبہ سرحد میں اسلامی بینکاری

۲- قومی اسمبلی میں حدود قوانین ۱۹۷۹ کی تنسیخ اور ترامیم کی کوششیں

۳- جدید طبی تحقیقات اور متعلقہ، مسائل کے حل پر فقہی اجتماع کی ضرورت و اہمیت

۴- جدید میڈیکل سائنس اور متعلقہ فقہی مسائل پر فقہی اجتماع کا انعقاد وقت کی اہم ضرورت

۵- ٹیلی ویژن اور انٹرنٹ کا شرعی استعمال

۶- نظام حسبہ کا قیام اور اس کا شرعی تصور

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol.05 | Issue 02 |January –June 2022
DOI:

24-امام ابو حنیفہ کی محدثانہ خدمات

آپ کی یہ تصنیف ۲۰۰۶ء میں مکتبہ المصباح اُردو بازار لاہور سے نشر کیا گیا۔ اس میں صفحات کی تعداد ۱۴۷ ہے۔ یہ تصنیف مختلف مقالات کے مجموعہ کا نام ہے۔ اور اس کی تحقیق و تخریج کا کام مفتی نعمت اللہ حقانی صاحب نے کی ہے۔

تجزیہ:

کتاب میں ابواب بندی کا اسلوب اپنایا گیا ہے۔ ابتداء میں تدوین فقہ اور فقہ حنفی کی اہمیت اور ضرورت پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ فقہ حنفی کی مقبولیت اور اس کی چند خصوصیات ذکر کی گئی ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کے بارے میں مختلف ماہرین کی آراء بیان کی گئی ہیں۔ جن میں علامہ ابن خلدون، امام مالکؒ اور امام شافعیؒ وغیرہ کی آراء قابل ذکر ہیں۔ کتاب میں عبارات وغیرہ مستند فقہی کتب اور فتاویٰ جات سے بحوالہ ذکر کرتے ہیں۔ ایک جگہ فرماتے ہیں۔ کہ کسی شخص کی فنی مہارت کا صحیح اندازہ اُس وقت لگایا جاسکتا ہے۔ جب موافق و مخالف نقطہ نظر رکھنے والے تمام ماہرین اُس کی بے اختیار تعریف و توصیف پر مجبور ہو جائیں،[۲۱] کتاب میں امام اعظم ابو حنیفہؒ[۲۲] کی احادیات[۲۳] اور ثنائیات[۲۴] کی اسناد ذکر کی گئی ہیں۔ ایک جگہ امام صاحب کے مرتبے کے بارے میں تحریر لکھتے ہیں۔ من لم ینظر فی کتبہ لم یتبحر فی العلم ولا یتفقہ: جو شخص ابو حنیفہ کی کتابوں کو نہ دیکھے۔ وہ نہ علم میں متبحر ہو گا۔ اور نہ فقیہ ہو گا۔[۲۵] آخری باب میں امام ابو حنیفہؒ کی تصانیف کی امتیازی خصوصیات ذکر کی گئی ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ سے جن راویوں نے کتاب الآثار کی روایت کی ہے۔ اور اُن راویوں کے نام سے کتاب الآثار کے نسخے مشہور ہیں، اُن میں سے چند نسخوں کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے۔ کتاب الآثار کے بارے میں ایک جگہ فرماتے ہیں۔ کہ کتاب الآثار امام ابو حنیفہؒ کی وہ تصنیف ہے۔ جو تمام کتب متداولہ میں سب سے پہلے فقہی ابواب پر مرتب کی گئی، یہ فضیلت کسی اور کو حاصل نہ ہو سکی۔ اس کتاب کو ماخذ بنا کر امام مالک[۲۶] نے موطا ترتیب دی۔[۲۷]

خلاصہ البحث:

زیر نظر تحقیق میں تمہید کے بعد مولانا سید نصیب علی شاہ صاحب کے حالات اور اُن کی سیاسی خدمات پیش کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کی ملک کے مختلف شہروں میں فقہی کانفرنسز کا انعقاد اور آپ کی تصنیفات کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ جہاں پر اعلام وغیرہ آئے ہیں۔ اُن کا مختصر تعارف بھی کیا گیا ہے۔ اور آخر میں خلاصۃ البحث پیش کیا گیا ہے۔

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol.05 | Issue 02 |January –June 2022
DOI:

حواشی وحوالہ جات (References)

[1] ۔ المباحث الاسلامیہ، المرکز الاسلامی (بنوں: جامعہ المرکز الاسلامی، سہ ماہی مجلہ، ش: مارچ۔ جون ۲۰۰۸ء) ج:۵، ص:۴

[2] ۔ نفس مصدر: ۴

[3] ۔ مولانا سید نسیم علی شاہ صاحب (ممبر اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان)، بمقام المرکز الاسلامی، بنوں میں ایک انٹرویو کے دوران معلومات حاصل کی گئی۔

[4] ۔ مفتی عظمت اللہ، جامع الفقہاء والعلماء مولانا سید نصیب علی شاہ کی مختصر سوانح عمری (ناشر: ندارد، سن اشاعت: ۲۰۰۷ء) ص:۲

[5] ۔ مولانا سید نسیم علی شاہ، فہارس المباحث الاسلامیہ، ناشر: مجلس التحقیق الفقہی، بنوں ش: مارچ ۲۰۰۳ - ۱۴ مارچ ۲۰۱۱ء ص:۵

[6] ۔ آپ ۱۹۰۸ء کو مولانا معروف گل کے ہاں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کرنے کے بعد دس برس کی عمر میں اٹک کا سفر کیا۔ مختلف علاقوں میں علم کی پیاس بجھانے کے بعد ۱۳۴۷ھ میں دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا۔ اور ۱۳۵۲ھ میں درس نظامی پڑھ کر سند فراغت حاصل کی۔ فراغت کے بعد میں دارالعلوم دیوبند میں تدریس کا آغاز کیا۔ لیکن آزادی کے بعد پاکستان آکر ایک دینی ادارے کی بنیاد رکھی۔ جسے دنیا دارالعلوم حقانیہ کے نام سے جانتی ہے۔ آپ نے ۷ ستمبر ۱۹۸۸ء کو وفات پائی۔ مولانا عرفان الحق، داستان رفتگاں، مؤتمر المصنفین جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک، نوشہرہ، ص:۲۴

[7] ۔ آپ ۱۲۹۵ء کو مولانا بہاء الدین بن مولانا سعد الدین کے ہاں غور غوشتی ضلع اٹک میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے بھائی شہاب الدین سے حاصل کی۔ جبکہ اعلیٰ تعلیم کے لئے چکڑالہ ضلع میانوالی تشریف لے گئے۔ اور قاضی قمر الدین صاحب سے دورہ حدیث پڑھ کر سند فراغت حاصل کی۔ آپ نے پچاس سال تک تفسیر وحدیث کی تدریس کی۔ آپ کے تلامیذ ہزاروں کی تعداد میں ہیں۔ اور مختلف مقامات پر تدریس کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ نے تدریس کے علاوہ کئی تصانیف بھی تالیف کیں۔ جن میں سے ایک مشکوٰۃ شریف کا عربی حاشیہ ہے۔ آپ کی وفات ۲۴ جنوری ۱۹۶۸ء کو ہوئی۔ اور ہزاروں افراد نے آپ کے جنازے میں شرکت کی۔

[8] ۔ آپ ۱۹۲۶ء کو زروبی ضلع صوابی میں پیدا ہوئے۔ مختلف علاقوں میں علوم دینیہ کے حصول کے بعد ۱۹۵۲ء میں مولانا نصیر الدین غور غوشتوی سے دورہ حدیث پڑھ کر سند فراغت حاصل کی۔ فراغت کے بعد جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک اور چارسدہ میں تدریس کے فرائض انجام دیئے۔ اس کے علاوہ اپنے علاقہ زروبی میں دینی مدرسہ قائم کیا۔ آپ کی وفات ۹ جولائی ۲۰۱۱ء کو ہوئی۔ محمد قاسم بن مولانا مولانا محمد امین صالح: تذکرہ علماء خیبر پختونخوا، دارالقرآن والسنہ آدینہ، صوابی، ستمبر ۲۰۱۵، ص:۵۴۲

[9] ۔ آپ ۱۱ شعبان ۱۳۴۹ھ بمطابق ۱۹۳۰ء کو مولانا قدرت شاہ بن مولانا عنبر شاہ بن مولانا میر وس شاہ کے ہاں اکوڑہ خٹک میں پیدا ہوئے۔ آپ کے پردادا مولانا میر وس شاہ بہت بڑے فقیہ گزرے ہیں۔ جو کہ کنز الدقائق کے حافظ تھے۔ ڈاکٹر صاحب ابتدائی دینی کتب اپنے والد ماجد سے پڑھیں۔ اور صرف ونحو کی ابتدائی کتب مولانا حبیب الرحمن صاحب فاضل دیوبند سے پڑھیں۔ جبکہ مولانا عبد الغفور سواتی اور مولانا عبد الحلیم زروبوی صاحب سے فنون کی کتابیں پڑھیں۔ مولانا عبداللہ درخواستی صاحب اور مولانا غلام اللہ خان صاحب سے دورہ تفسیر میں استفادہ کیا۔ اور ۱۹۵۴ء میں مولانا عبد الحق صاحبؒ سے دورہ حدیث پڑھ کر سند فراغت حاصل کی۔ ۳۰ اکتوبر ۲۰۱۵ء کو اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ ماہنامہ الحق، ج:۴۵، ش:۰۹، جون ۲۰۱۰ء

[10] ۔ آپ ۱۸ ستمبر ۱۹۴۲ء کو مولانا عبد الحق صاحبؒ کے ہاں اکوڑہ خٹک میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد صاحب کے قائم کردہ ادارے انجمن تعلیم القرآن پرائمری سکول میں حاصل کی۔ ۱۹۵۷ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۶۷ء میں جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک سے فراغت حاصل کی۔ اور تدریس کا آغاز اسی مدرسہ سے کیا۔ مولانا سمیع الحق شہید کی شہادت کے بعد آپ اسی جامعہ کے مہتمم کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ داستان سرائے وادی محبت اکوڑہ خٹک، ص:۸۷

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol.05 | Issue 02 |January –June 2022
DOI:

[11]– سید بصیر علی شاہ صاحب، بمقام المرکز الاسلامی، بنوں میں ایک انٹرویو کے دوران معلومات حاصل کی گئی۔

[12]– نفس مصدر:۶۱

[13]– مولانا سید نسیم علی شاہ، فہارس المباحث الاسلامیہ، ناشر: مجلس التحقیق الفقہی، بنوں ش:مارچ ۲۰۰۳- ۱۴مارچ ۲۰۰۱ء ص:۱۰

[14]– نفس مصدر :۱۰

[15]– ایبٹ آباد فقہی کانفرنس، جامعہ المرکز الاسلامی، بنوں، ص:۳

[16]– پشاور فقہی کانفرنس، المرکز الاسلامی، بنوں، ص:۱

[17]– مولانا سید نصیب علی شاہ الہاشمی، جدید مالیاتی نظام کا اسلامی تصور المصباح۔۱۶ اُردو بازار لاہور، اکتوبر ۲۰۰۶ء، ص:۲۴۶

[18]– تامین عربی زبان کا لفظ ہے۔ جس کو اُردو میں بیمہ اور انگریزی میں انشورنس کہتے ہیں۔

[19]– احمد شرباصی، یسلونک فی الدین والحیاۃ سن ندارد ناشر: دارالجیل، بیروت، ج:۶، ص:۱۷۴

– آپ ۱۶ اکتوبر ۱۹۵۳ء کو بنوں میں پیدا ہوئے۔ آپ پشاور یونیورسٹی ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز کے چئیر مین اور ڈین رہ چکے ہیں۔ ص کے علاوہ پشاور یونیورسٹی
[20] کے قائم مقام وائس
چانسلر بھی رہ چکے ہیں۔ اس وقت آپ اسلامی نظریاتی کونسل کے چئیر مین کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔

[21]– مولانا سید نصیب علی شاہ الہاشمی، امام ابو حنیفہؒ کی محد ثانہ حیثیت، المصباح، اُردو بازار لاہور، یکم اکتوبر ۲۰۰۶ء، ص:۲۴

– آپ کی پیدائش ۸۰ھ کو کوفہ میں ہوئی۔ اور کوفہ میں ہی آپ کی پرورش ہوئی۔ سیدنا انس بن مالک جب کوفہ تشریف لائے۔ تو اُن کی ملاقات کا شرف حاصل
[22] کیا۔ آپ کی وفات ۱۵۰ھ کو
ہوئی- سیر اعلام النبلاء ج:۶، ص:۳۹۰

[23]– جن احادیث کو راوی نے خود صحابی سے سنا ہو، ایسی حدیثوں کو احادیات کہتے ہیں۔

– ایسی روایات جن میں امام صاحبؒ اور رسول کریم ﷺ کے درمیان دو واسطے ہوں۔ یعنی امام صاحبؒ نے تابعی سے سنا، اور انہوں نے صحابی سے۔ اُنہوں نے
[24] رسول کریم ﷺ سے سُنا
ہو، تو ایسی اسناد کو ثنائیات کہتے ہیں۔

[25]– مفتی عبد الرحیم لاجپوری، فتاوی رحیمیہ ج:۴، ص:۲۲۵ –

– آپ ۹۳ھ میں پیدا ہوئے۔ حدیث اور فقہ کے ماہر تھے۔ موطا کے مصنف ہیں۔ جو کہ حدیث کی قدیم ترین کتاب سمجھی جاتی ہے۔ آپ نے ۱۷۹ھ میں وفات
[26] پائی۔ محمد مبشر نذیر،
علومؒ حدیث: ایک تعارف، مارچ ۲۰۰۸ء ص:۴۰

[27]– امام ابو حنیفہ کی محد ثانہ حیثیت ، ص:۷۰ –